فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۱۲)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): درج ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❁ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَأْكُلْ مُتَّكِئًا .

''ٹیک لگا کر مت کھائیں۔''

(المُعجم الأوسط للطّبراني : 33)

(جواب): روایت ضعیف ہے۔

❀ رزیق ابوعبداللہ الہانی شامی کے متعلق امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَنْفَرِدُ بِالْأَشْيَاءِ الَّتِي لَا تُشْبِهُ حَدِيثَ الْأَثْبَاتِ الَّتِي لَا يَجُوزُ الْاِحْتِجَاجُ بِهٖ إِلَّا عِنْدَ الْوِفَاقِ .

''رزیق ایسی روایات کو بیان کرنے میں منفرد ہے، جو ثقہ راویوں کی حدیث کے مشابہ نہیں، اس کی احادیث سے اسی وقت حجت لی جاسکتی ہے، جب یہ (ثقات کی) موافقت کرے۔''

(كتاب المجروحين :301/1)

رزیق ابوعبداللہ الہانی کو عبداللہ بن رزیق قرار دینا خطا ہے۔

تنبیہ:

❀ سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بیٹھے ایک شخص سے فرمایا:

لَا آكُلُ وَأَنَا مُتَّكِيءٌ .

''میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔''

(صحيح البخاري : 5399)

یہاں ٹیک لگانے سے مراد یہ ہے کہ ایک جانب جھک کر بازو کے سہارے بیٹھنا، یا نیچے کوئی چیز رکھ کر اس کے اوپر بیٹھنا، تاکہ زیادہ سے زیادہ کھانا کھایا جا سکے۔

(سوال): کیا گھوڑا حلال ہے؟

(جواب): گھوڑا حلال ہے۔

❀ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ .

''ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا۔''

(صحيح البخاري : 5519، صحيح مسلم : 1942)

❀ سنن نسائی (۴۴۲۶، وسندہ صحیح) میں ہے:

نَحْنُ بِالْمَدِينَةِ، فَأَكَلْنَاهُ .

''ہم اس وقت مدینہ میں تھے، ہم نے اسے کھایا۔''

❀ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

هٰذِهِ أَدَلُّ وَأَقْوٰى وَأَثْبَتُ، وَإِلٰى ذٰلِكَ صَارَ جُمْهُورُ الْعُلَمَاءِ؛ مَالِكٌ،

وَالشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَأَصْحَابُهُمْ، وَأَكْثَرُ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ .

''یہ حدیث زیادہ بہتر دلیل، زیادہ قوی اورزیادہ ثابت ہے، جمہور اہل علم جیسے امام مالک، امام شافعی، امام احمد اوران کے اصحاب رحمۃ اللہ علیہم اسی طرف گئے ہیں اور اکثر سلف وخلف کا یہی مذہب ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر : ٣٤/٤)

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ، وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز گدھے کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑے کے گوشت (کھانے) کی اجازت دی۔''

(صحيح البخاري : 4219، صحيح مسلم :1941، المنتقى لابن الجارود : 885)

❁ علامہ سندھی حنفی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

يَدُلُّ عَلٰى حِلِّ لُحُومِ الْخَيْلِ، وَعَلَيْهِ الْجُمْهُورُ .

''یہ حدیث گھوڑے کے حلال ہونے پر دلالت کرتی ہے، جمہور کا یہی مذہب ہے۔''

(حاشية السندی علی سنن النّسائي : ٢٠١/٧)

❁ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ أَصْحَابَ الْمَسْجِدِ أَصْحَابَ ابْنِ الزُّبَيْرِ يَأْكُلُونَ الْفَرَسَ، وَالْبِرْذَوْنَ قَالَ : وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ : أَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ، وَحَمِيرَ الْوَحْشِ، وَنَهَانَا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ .

''میں نے اس مسجد والوں ، یعنی (صحابیٔ رسول) سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے اصحاب کو دیکھا ہے کہ وہ عربی اور عجمی گھوڑا کھاتے تھے، نیز مجھے ابوالزبیر نے بتایا کہ انہوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ ہم خیبر کے زمانے میں گھوڑے اور وحشی (جنگلی) گدھے کھاتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھریلو گدھے کھانے سے منع فرمایا تھا۔''

(مصنّف عبد الرزاق : ۸۷۳۷، صحيح مسلم : ۲/۱۵۰، ح : ۱۹٤۱، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ، وَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُحُومِ الْخَيْلِ أَنْ تُؤْكَلَ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑے کا گوشت کھانے کا حکم فرمایا۔''

(المُعجم الكبير للطبراني : ۱۲۸۲۰، سنن الدارقطني : ۱/۲۹۰، ح : ٤۷۳۷، وسندهٗ حسنٌ)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''قوی'' کہا ہے۔

(فتح الباري : ۹/٦۵۰)

❀ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں:

كَانَ لَنَا فَرَسٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَادَتْ أَنْ تَمُوتَ فَذَبَحْنَاهَا فَأَكَلْنَاهَا .

''رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ہمارا ایک گھوڑا تھا، وہ مرنے لگا، تو ہم

نے اسے ذبح کرلیا، پھر اسے کھالیا۔''

(سنن الدّارقطني : ٢٨٩/٤، ح : ٤٧٣٩، وسندهٗ حسنٌ)

❀ **نیز سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں:**

ذَبَحْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَا نَحْنُ وَأَهْلُ بَيْتِهٖ .

''ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں گھوڑا ذبح کیا، پھر ہم نے بھی اسے کھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت نے بھی۔''

(سنن الدّارقطني : ٢٨٩/٤، ح : ٤٧٤١، وسندهٗ حسنٌ)

❀ **ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:**

إِنَّ الْأَسْوَدَ أَكَلَ لَحْمَ فَرَسٍ .

''اسود بن یزید رحمہ اللہ نے گھوڑے کا گوشت کھایا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٢٥٦/٨، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ **حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:**

إِنَّ شُرَيْحًا أَكَلَ لَحْمَ فَرَسٍ .

''امام شریح رحمہ اللہ نے گھوڑے کا گوشت کھایا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٢٥٦/٨، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ **عبداللہ بن عون رحمہ اللہ کہتے ہیں:**

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ فَلَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا .

''میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے گھوڑوں کے گوشت کے بارے میں سوال

کیا، تو انہوں نے اس میں کوئی حرج خیال نہیں کیا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٢٥٧/٨، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا بَأْسَ بِلَحْمِ الْفَرَسِ .

''گھوڑے کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٢٥٧/٨، وسندهٗ صحيحٌ)

ان صحیح احادیث و آثار سے ثابت ہوا کہ گھوڑا حلال ہے۔

❀ امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ (۳۲۱ھ) فرماتے ہیں:

ذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ، فَأَجَازُوا أَكْلَ لُحُومِ الْخَيْلِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ وَاحْتَجُّوا بِذٰلِكَ بِتَوَاتُرِ الْآثَارِ فِي ذٰلِكَ وَتَظَاهُرِهَا، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مَأْخُوذًا مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ لَمَا كَانَ بَيْنَ الْخَيْلِ الْأَهْلِيَّةِ وَالْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَرْقٌ، وَلٰكِنَّ الْآثَارَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَحَّتْ وَتَوَاتَرَتْ أَوْلٰى أَنْ يُقَالَ بِهَا مِنَ النَّظَرِ، وَلَا سِيَّمَا إِذْ قَدْ أَخْبَرَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي حَدِيثِهٖ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاحَ لَهُمْ لُحُومَ الْخَيْلِ فِي وَقْتِ مَنْعِهٖ إِيَّاهُمْ مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى اخْتِلَافِ حُكْمِ لُحُومِهِمَا .

''ایک گروہ کا مذہب ان آثار کے مطابق ہے، لہٰذا انہوں نے گھوڑے کے گوشت کو حلال قرار دیا ہے، ان اہل علم میں سے امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ بھی ہیں، ان لوگوں نے ان احادیث کے متواتر ومتظاہر ہونے کی وجہ سے (گھوڑے کی حلت پر) استدلال کیا ہے، اگر یہ معاملہ عقل وقیاس سے طے کیا گیا ہوتا، تو گھریلو گھوڑوں اور گھریلو گدھوں میں کوئی فرق نہ ہوتا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث جب صحیح ثابت ہو جائیں اور تواتر کو پہنچ جائیں، تو قیاس کرنے سے ان پر عمل کرنا اولیٰ ہے، خصوصاً جب سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے ایک حدیث میں بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے گھوڑے کے گوشت کو اسی وقت حلال قرار دیا تھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھے کے گوشت سے منع کیا تھا، اس سے معلوم ہوا کہ ان دونوں کے گوشت میں فرق ہے۔'' (شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : ٤/٢١٠)

معارض دلائل کا جائزہ:

گھوڑے کی حرمت یا کراہت پر دلائل کا جائزہ ملاحظہ ہو۔

دلیل نمبر ①:

❁ (١) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا﴾ (النحل: ٨) کے بارے میں فرماتے ہیں:

هٰذِهٖ لِلرُّكُوبِ .

''یہ سواری کے لیے ہیں۔''

اورفرمانِ باری تعالیٰ :﴿وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ﴾(النحل:۵) کے بارے میں فرمایا:

هٰذِهِ لِلْأَكْلِ .

''یہ کھانے کے لیے ہیں۔''

(تفسير الطّبري : ۱۷۳/۱۷)

تبصرہ:

قول سخت ضعیف ہے۔

① محمد بن حمید رازی ''ضعیف وکذاب'' ہے۔

② ابواسحاق سبیعی مدلس اور مختلط ہے۔

③ رجل مبہم ہے۔

(ب) تفسیر طبری (۱۷/۱۷۳) کی سند بھی ضعیف ہے، یحییٰ بن ابی کثیر مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

(ج) اس کی ایک اور سند بھی ہے۔

(تفسير الطّبري : ۱۷۳/۱۷)

یہ سند ضعیف ہے۔

① سفیان بن وکیع ''ضعیف'' ہے۔

② محمد بن عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ ''ضعیف'' اور ''سیء الحفظ'' ہے۔

(د) تفسیر طبری (۱۷/۱۷۳) میں ایک سند ہے۔

یہ سند بھی ضعیف ہے۔

① قیس بن ربیع ''ضعیف'' ہے۔

② محمد بن عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ ''ضعیف'' اور ''سیء الحفظ'' ہے۔

معلوم ہوا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول تمام سندوں سے ضعیف ہے۔

فائدہ نمبر ①:

حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ گھوڑے کی حرمت کتاب اللہ سے ثابت ہے، اس پر آیت کریمہ (سورت نحل: ۸) پیش کی۔

(تفسير الطّبري: ١٧٣/١٧، وسندهٗ صحيحٌ)

فائدہ نمبر ②:

مجاہد رحمہ اللہ سے گھوڑے کے گوشت کے بارے میں سوال ہوا، تو آپ رحمہ اللہ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی، گویا آپ رحمہ اللہ نے اس کے گوشت کو مکروہ خیال کیا۔

(مُصنّف ابن أبي شيبة: ٢٥٩/٨، وسندهٗ صحيحٌ)

فائدہ نمبر ③:

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ أَنَّهَا لَا تُؤْكَلُ.

''سب سے بہترین بات جو میں نے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کے بارے میں سنی ہے کہ انہیں کھایا نہیں جائے گا۔'' پھر آپ رحمہ اللہ نے یہ آیت پڑھی۔

(مشكل الآثار للطّحاوي: ٧٤/٨ـ٧٥، وسندهٗ صحيحٌ)

لیکن اس آیت سے گھوڑے کے گوشت کا حرام ہونا یا مکروہ ہونا محل نظر ہے۔

✿ امام محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ (۳۱۰ھ) فرماتے ہیں:

اَلصَّوَابُ مِنَ الْقَوْلِ فِي ذٰلِكَ عِنْدَنَا مَا قَالَهٗ أَهْلُ الْقَوْلِ الثَّانِي ...... وَفِي إِجْمَاعِ الْجَمِيعِ عَلٰى أَنَّ رُكُوبَ مَا قَالَ تَعَالٰى ذِكْرُهٗ : ﴿وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ﴾(النّحل : ٥) جَائِزٌ حَلَالٌ غَيْرُ حَرَامٍ، دَلِيلٌ وَاضِحٌ عَلٰى أَنَّ أَكْلَ مَا قَالَ : ﴿لِتَرْكَبُوهَا﴾(النّحل : ٨) جَائِزٌ حَلَالٌ غَيْرُ حَرَامٍ، إِلَّا بِمَا نُصَّ عَلٰى تَحْرِيمِهٖ أَوْ وُضِعَ عَلٰى تَحْرِيمِهٖ دَلَالَةٌ مِنْ كِتَابٍ أَوْ وَحْيٍ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّا بِهٰذِهِ الْآيَةِ فَلَا يَحْرُمُ أَكْلُ شَيْءٍ، وَقَدْ وَضَعَ الدَّلَالَةَ عَلٰى تَحْرِيمِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ بِوَحْيِهٖ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَى الْبِغَالِ بِمَا قَدْ بَيَّنَّا فِي كِتَابِنَا كِتَابِ الْأَطْعِمَةِ بِمَا أَغْنٰى عَنْ إِعَادَتِهٖ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ، إِذْ لَمْ يَكُنْ هٰذَا الْمَوْضِعُ مِنْ مَوَاضِعِ الْبَيَانِ عَنْ تَحْرِيمِ ذٰلِكَ، وَإِنَّمَا ذَكَرْنَا مَا ذَكَرْنَا لِيَدُلَّ عَلٰى أَنَّهٗ لَا وَجْهَ لِقَوْلِ مَنِ اسْتَدَلَّ بِهٰذِهِ الْآيَةِ عَلٰى تَحْرِيمِ لَحْمِ الْفَرَسِ .

''اس بارے میں ہمارے نزدیک دوسرے قول والوں کی بات درست ہے (یعنی گھوڑا حلال ہے)......اس لیے کہ تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے، ان پر سواری کرنا جائز ہے، حرام نہیں، یہ واضح دلیل ہے کہ جن جانوروں کو سواری کے لیے پیدا کیا گیا ہے، ان کو کھانا بھی حلال و جائز ہے، سوائے ان چیزوں کے، جن کی حرمت پر کتاب وسنت

میں نص قائم کردی گئی ہو۔ رہی یہ آیت کریمہ، تو اس سے کسی چیز کی حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ گھریلو گدھوں اور خچروں کی حرمت پر دلالت وحی رسول ﷺ کے ذریعے کردی گئی ہے، جس کی وضاحت ہم اپنی کتاب، کتاب الاطعمہ میں کر چکے ہیں، جس کے اعادہ کی ضرورت نہیں، کیونکہ یہ مقام اس کی حرمت بیان کرنے کا نہیں۔ یہ باتیں جو ہم نے کی ہیں، وہ صرف یہ بتانے کے لیے کی ہیں کہ گھوڑے کی حرمت پر اس آیت کریمہ سے استدلال کرنے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔'' (تفسير الطّبري : ١٧٣/١٧)

۞ علامہ ابوعبداللہ قرطبی رحمہ اللہ (٦٧١ھ) فرماتے ہیں:

اَلصَّحِيحُ الَّذِي يَدُلُّ عَلَيْهِ النَّظَرُ وَالْخَبَرُ جَوَازُ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ، وَأَنَّ الْآيَةَ وَالْحَدِيثَ لَا حُجَّةَ فِيهِمَا لَازِمَةً، أَمَّا الْآيَةُ فَلَا دَلِيلَ فِيهَا عَلٰى تَحْرِيمِ الْخَيْلِ، إِذْ لَوْ دَلَّتْ عَلَيْهِ لَدَلَّتْ عَلٰى تَحْرِيمِ لُحُومِ الْحُمُرِ، وَالسُّورَةُ مَكِّيَّةٌ، وَأَيُّ حَاجَةٍ كَانَتْ إِلٰى تَجْدِيدِ تَحْرِيمِ لُحُومِ الْحُمُرِ عَامَ خَيْبَرَ وَقَدْ ثَبَتَ فِي الْأَخْبَارِ تَحْلِيلُ الْخَيْلِ عَلٰى مَا يَأْتِي، وَأَيْضًا لَمَّا ذَكَرَ تَعَالَى الْأَنْعَامَ ذَكَرَ الْأَغْلَبَ مِنْ مَنَافِعِهَا وَأَهَمُّ مَا فِيهَا، وَهُوَ حَمْلُ الْأَثْقَالِ وَالْأَكْلُ، وَلَمْ يَذْكُرِ الرُّكُوبَ وَلَا الْحَرْثَ بِهَا وَلَا غَيْرَ ذٰلِكَ مُصَرَّحًا بِهِ، وَقَدْ تُرْكَبُ وَيُحْرَثُ بِهَا، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعامَ لِتَرْكَبُوا مِنْها وَمِنْها

تَأْكُلُونَ﴾ وَقَالَ فِي الْخَيْلِ : ﴿لِتَرْكَبُوها وَزِينَةً﴾ فَذَكَرَ أَيْضًا أَغْلَبَ مَنَافِعِهَا وَالْمَقْصُودُ مِنْهَا، وَلَمْ يَذْكُرْ حَمْلَ الْأَثْقَالِ عَلَيْهَا، وَقَدْ تُحْمَلُ كَمَا هُوَ مُشَاهَدٌ فَلِذٰلِكَ لَمْ يَذْكُرِ الْأَكْلَ، وَقَدْ بَيَّنَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِي جَعَلَ إِلَيْهِ بَيَانَ مَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ مَا يَأْتِي، وَلَا يَلْزَمُ مِنْ كَوْنِهَا خُلِقَتْ لِلرُّكُوبِ وَالزِّينَةِ أَلَّا تُؤْكَلَ، فَهٰذِهِ الْبَقَرَةُ قَدْ أَنْطَقَهَا خَالِقُهَا الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَالَتْ : إِنَّمَا خُلِقَتْ لِلْحَرْثِ، فَيَلْزَمُ مِنْ عَلَّلَ أَنَّ الْخَيْلَ لَا تُؤْكَلُ لِأَنَّهَا خُلِقَتْ لِلرُّكُوبِ وَأَلَّا تُؤْكَلَ الْبَقَرُ لِأَنَّهَا خُلِقَتْ لِلْحَرْثِ، وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى جَوَازِ أَكْلِهَا، فَكَذٰلِكَ الْخَيْلُ بِالسُّنَّةِ الثَّابِتَةِ فِيهَا .

''صحیح بات جس پر عقل ونقل دلیل ہیں، وہ یہ ہے کہ گھوڑے کا گوشت حلال ہے، نیز اس آیت اور حدیث میں (گھوڑے کی حرمت یا کراہت پر) ایسی کوئی دلیل نہیں ، رہی آیت تو اس میں دلیل اس لیے نہیں کہ یہ آیت مکی ہے، اگر یہ آیت حرمت پر دلالت کرتی ہوتی، تو خیبر والے سال دوبارہ حرمت بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ پھر احادیث میں گھوڑے کی حلت ذکر ہوگئی ہے، جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ اسی طرح جب اللہ تعالیٰ نے جانوروں کے فوائد بیان کیے ہیں، تو اہم اور غالب فوائد، یعنی کھانا اور بوجھ اٹھانا، بیان کیے ہیں، سواری اور ہل چلانے وغیرہ والے فوائد صراحت سے بیان نہیں کیے، حالانکہ

ان پر کبھی سواری اور ہل چلانے کا کام بھی لیا جاتا ہے۔فرمانِ باری تعالیٰ ہے:
﴿اَللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ﴾
(غافر:۷۹)''اللہ وہ ذات ہے، جس نے تمہارے لیے چوپائے (مویشی) پیدا کیے، تاکہ تم ان پر سواری کرو اور کچھ کو تم کھاتے ہو۔'' گھوڑوں کے بارے میں فرمایا: ﴿لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً﴾ (النحل:۸)''تاکہ تم ان پر سوار ہو جاؤ اور تاکہ وہ زینت کا سامان ہوں۔'' یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں کے اہم اور اغلب فوائد ذکر کیے ہیں، بوجھ اٹھانے کا ذکر نہیں کیا گیا، حالانکہ ان پر کبھی بوجھ لادا جاتا ہے، جیسا کہ مشاہدہ میں آتا رہتا ہے، بالکل اسی طرح اس کو کھانے کا بھی ذکر نہیں کیا گیا۔ نبی کریم ﷺ جن کے ذمہ قرآن کی وضاحت لگائی گئی ہے، انہوں نے اس کی وضاحت کی ہے، جیسا کہ آئندہ بیان ہوگا۔گھوڑے کے سواری اور زینت کے لیے پیدا کیے جانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کا گوشت نہ کھایا جائے، یہ گائے ہے، جس کو اس ذات نے گویا کیا تھا، جس نے ہر چیز کو قوتِ گویائی دی ہے اور اس نے بول کر کہا تھا (جیسا کہ حدیث میں بیان ہے) کہ وہ ہل چلانے کے لیے پیدا کی گئی ہے۔جن علتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ گھوڑے کو نہیں کھایا جائے گا، ان ہی علتوں سے یہ ثابت ہوگا کہ گائے کو بھی نہیں کھایا جائے گا، کیونکہ وہ ہل چلانے کے لیے پیدا کی گئی ہے، حالانکہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ اس کو کھانا جائز ہے، اسی طرح گھوڑوں کے بارے میں بھی سنتِ ثابتہ ہے (کہ اس کو کھانا جائز ہے)۔''

(تفسير القُرطبي : ۷٦/۱۰)

ایک شبہ اوراس کا ازالہ:

❁ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

إِنْ قِيلَ : الرِّوَايَةُ عَنْ جَابِرٍ بِأَنَّهُمْ أَكَلُوهَا فِي خَيْبَرَ حِكَايَةُ حَالٍ وَقَضِيَّةٌ فِي عَيْنٍ، فَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونُوا ذَبَحُوا لِضَرُورَةٍ، وَلَا يُحْتَجُّ بِقَضَايَا الْأَحْوَالِ، قُلْنَا : الرِّوَايَةُ عَنْ جَابِرٍ وَإِخْبَارِهِ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَأْكُلُونَ لُحُومَ الْخَيْلِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزِيلُ ذٰلِكَ الِاحْتِمَالَ، وَلَوْ سَلَّمْنَاهُ فَمَعَنَا حَدِيثُ أَسْمَاءَ قَالَتْ : نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْمَدِينَةِ فَأَكَلْنَاهُ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَكُلُّ تَأْوِيلٍ مِنْ غَيْرِ تَرْجِيحٍ فِي مُقَابَلَةِ النَّصِّ فَإِنَّمَا هُوَ دَعْوًى، لَا يُلْتَفَتُ إِلَيْهِ وَلَا يُعَرَّجُ عَلَيْهِ، وَقَدْ رَوَى الدَّارَقُطْنِيُّ زِيَادَةً حَسَنَةً تَرْفَعُ كُلَّ تَأْوِيلٍ فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ، قَالَتْ أَسْمَاءُ : كَانَ لَنَا فَرَسٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَتْ أَنْ تَمُوتَ فَذَبَحْنَاهَا فَأَكَلْنَاهَا، فَذَبْحُهَا إِنَّمَا كَانَ لِخَوْفِ الْمَوْتِ عَلَيْهَا لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْأَحْوَالِ .

''اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ خیبر میں گھوڑے کو کھانے والی سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حکایت حال ہے اور ایک خاص واقعہ ہے۔ ممکن ہے کہ صحابہ کرام نے

گھوڑے کو ضرورت کی بنا پر ذبح کیا ہو، لہٰذا مخصوص حالات میں پیش آنے والے واقعات سے دلیل نہیں لی جاتی۔ ہماری طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی روایت اور یہ بیان کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں گھوڑے کا گوشت کھاتے تھے، اس احتمال کو دور کر دیتا ہے۔ اگر پھر بھی اس احتمال کو تسلیم کر لیا جائے، تو ہمارے پاس سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے، انہوں نے بیان کیا ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں مدینہ میں ایک گھوڑا ذبح کیا، پھر اسے کھایا، یہ صحیح مسلم کی حدیث ہے۔

نص کے مقابلہ میں بغیر کسی وجہ ترجیح کے کی گئی ہر تاویل محض دعویٰ ہے، جس کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا اور اس کا کوئی اعتبار نہ ہوگا۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس حدیث میں ایک خوبصورت زیادت بیان کی ہے، جو سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہونے والی ہر تاویل کو ختم کرتی ہے، سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ہمارا ایک گھوڑا تھا، وہ مرنے لگا، تو ہم نے اسے ذبح کر لیا، پھر ہم نے اسے کھایا، چنانچہ اس کو ذبح کرنا صرف اس کے مرنے کے ڈر سے تھا، کسی اور وجہ سے نہ تھا۔''

(تفسير القُرطبي : ۷٦/۱۰)

دلیل نمبر ②:

❁ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ، وَالْبِغَالِ، وَالْحَمِيرِ.

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے، خچر اور گھریلو گدھے کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔''

(مسند الإمام أحمد : ٨٩/٤، سنن أبي داوٗد : ٣٧٩٠، سنن ابن ماجه : ٣١٩٨، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : ٢١٠/٤، المُعجم الكبير للطّبراني : ٣٨٢٢، سنن الدّارقطني : ٢٨٧/٤، التّمهيد لابن عبد البر : ١٢٨/١٠)

تبصرہ:

روایت بالاتفاق ضعیف ہے۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ مِنْ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ وَغَيْرِهِمْ عَلٰى أَنَّهٗ حَدِيثٌ ضَعِيفٌ.

''محدثین اور دیگر علما کا اتفاق ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔''

(شرح صحيح مسلم : ٩٦/١٣، المَجموع : ٤/٩)

① صالح بن یحییٰ بن مقدام ''مجہول'' ہے۔

❁ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ نَظَرٌ. ''اس کی عدالت محل نظر ہے۔''

(التّاريخ الكبير : ٢٩٣/٤)

❁ حافظ موسیٰ بن ہارون حمال رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ صَالِحُ بْنُ يَحْيٰى وَلَا أَبُوهُ إِلَّا بِجَدِّهٖ.

''صالح بن یحییٰ اور اس کے باپ کی روایت صرف اس (صالح) کے دادا (مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ) سے ہی معلوم ہوئی ہے۔''

(سنن الدّارقطني : ٢٧٨/٤، وسندهٗ صحيحٌ)

اسے صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات (٦/٤٥٩)'' میں ذکر کیا ہے۔

اس حدیث کے بارے میں:

۞ حافظ خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي إِسْنَادِهٖ نَظَرٌ .

''اس کی سند محل نظر ہے۔''

(مَعالم السّنن : 245/4)

۞ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ .

''یہ حدیث ضعیف ہے۔''

(سنن الدّارقطني : ٢٧٨/٤)

۞ حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْحَدِيثُ غَيْرُ ثَابِتٍ، وَإِسْنَادُهٗ مُضْطَرِبٌ .

''یہ حدیث ثابت نہیں اور اس کی سند مضطرب ہے۔''

(السّنن الصغرٰی : ٦٣/٤ـ٦٤)

۞ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَا تَقُومُ بِهٖ حُجَّةٌ لِضَعْفِ إِسْنَادِهٖ .

''اس حدیث سے دلیل نہیں بنتی، کیونکہ اس کی سند ضعیف ہے۔''

(التّمهيد : ١٢٨/١٠)

۞ امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِسْنَادُهُمَا أَصْلَحُ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ .

''ان دونوں (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ اور سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی گھوڑے کی حلت والی حدیثوں) کی سند اس حدیث کی سند سے اچھی ہے۔''

(الضّعفاء الكبير : ٢٠٦/٢)

۞ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ نے اسے ''موضوع'' (من گھڑت) کہا ہے۔

(المُحلّٰى : ١٠٠/٨)

۞ حافظ بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ .

''اس کی سند ضعیف ہے۔''

(شرح السُّنة : ٢٥٥/١١)

۞ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ لَا يَصْلُحُ لِمُعَارَضَتِهِ حَدِيثَ جَابِرٍ الْمُتَّفَقِ عَلٰى صِحَّتِهِ .

''یہ حدیث ضعیف ہے، اسے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی بالاتفاق صحیح حدیث کے معارض پیش نہیں کیا جا سکتا۔''

(التّنبيه على مُشكلات الهِداية : ٧٤١/٥)

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدِيثُ خَالِدٍ لَا يَصِحُّ، فَقَدْ قَالَ أَحْمَدُ : إِنَّهٗ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ .

''سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی حدیث ثابت نہیں، امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا ہے

کہ یہ حدیث منکر ہے۔“

(التّلخيص الحَبير : ١٤١/٤)

دلیل نمبر ③:

❀ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُمُرَ الْإِنْسِيَّةَ وَلُحُومَ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ .

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں، گھوڑوں اور خچروں کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔“

(شرح مشكل الآثار للطّحاوي : ٣٠٦٤)

تبصرہ:

روایت ضعیف و مضطرب ہے۔

① عکرمہ بن عمار کی روایت یحییٰ بن ابی کثیر سے مضطرب ہوتی ہے۔

❀ امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ أَهْلَ الْحَدِيثِ يُضَعِّفُونَ حَدِيثَ عِكْرِمَةَ عَنْ يَحْيَى وَلَا يَجْعَلُونَهُ فِيهِ حُجَّةً .

”محدثین عظام نے عکرمہ کی یحییٰ سے حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور وہ اس سے حجت نہیں پکڑتے تھے۔“

(شرح مشكل الآثار، تحت الرقم : ٣٠٦٤)

② یحییٰ بن ابی کثیر کا عنعنہ ہے۔

تنبیہ:

علامہ مظہری حنفی رحمہ اللہ (۷۲۷ھ) فرماتے ہیں:

لَحْمُ الْبَغَلِ وَالْحِمَارِ حَرَامٌ بِالْإِتِّفَاقِ .

''خچر اور گدھے کا گوشت بالاتفاق حرام ہے۔''

(المَفاتيح في شرح المَصابيح : ٤٨٧/٤، شرح المَصابيح لابن الملك : ٥٢١/٤)

الحاصل:

گھوڑا حلال ہے۔ اس کے حرام ہونے پر قرآن وحدیث میں کوئی دلیل نہیں، اس کے برعکس اس کی حلت پر قوی احادیث موجود ہیں۔

❀ علامہ اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

''گھوڑے کا کھانا جائز ہے، لیکن بہتر نہیں۔''

(بہشتی زیور، حصہ سوم، صفحہ نمبر ۵۶، مسئلہ نمبر ۲)

❀ نیز لکھتے ہیں:

''ہرن، نیل گائے، گھوڑا وغیرہ جو انعام (مویشی چوپائے) کے مشابہ ہیں، حلال ہیں۔'' (تفسیر بیان القرآن، ص ۴۴۵)

❀ مفتی کفایت اللہ دہلوی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

''سوال: کن جانوروں کا جوٹھا پانی پاک ہے؟

جواب: آدمی اور حلال جانوروں کا جوٹھا پانی پاک ہے، جیسے گائے، بکری، کبوتر، گھوڑا!''

(تعلیم الاسلام: ۳۶)